ارمغانِ حرم

راسخ عرفانی

Marfat.com

ارمغانِ حرم

بخدمت جناب محمد اقبال مجددی صاحب

منجانب راسخ عرفانی

۲۴ فروری ۹۷ء

راسخ عرفانی

مکتبہ نور

گوجرانوالہ

Marfat.com

135183

ناشر

عبدالغنی ثاقب عرفانی

مہتمم مکتبہ نور، ڈائمنڈ بلڈنگ، گوجرانوالہ

○

بہ تعاون

سٹیزن الیکٹریکل انڈسٹریز

جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ

○

[illegible] پریس لاہور

مشقہ: محمد سلیم انور صدیقی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

مولانا راسخ عرفانی دنیائے علم و ادب کی جانی پہچانی شخصیت ہیں جن کا کلام برصغیر کے ممتاز ادبی رسائل و جرائد میں شائع ہو کر شائقینِ ادب سے خراجِ تحسین وصول کرتا رہا ہے۔ مولانا ایک اچھے شاعر ہونے کے علاوہ بہت اچھے انسان اور صاحبِ دل صنعت کار بھی ہیں جو اپنے پہلو میں ایک راسخ العقیدہ اور سچے مسلمان کا دل رکھتے ہیں' اسلام اور شعائرِ اسلام سے ان کی وابستگی کا ایک ثبوت احادیثِ نبوی کے منظوم ترجمے کی صورت میں منصۂ شہود پر آچکا ہے اور اب حمد و نعت

Marfat.com

اور دینی و قومی نظموں کا یہ مجموعہ "ارمغانِ حرم" کتابی صورت میں منظرِ عام پر آ رہا ہے۔

بمصداق "باخدا دیوانہ باش و با محمدؐ ہوشیار" نعت بڑے حزم و احتیاط کی متقاضی ہے۔ یہ تلوار کی دھار پر چلنے کے مترادف ہے

ادب گاہیست زیرِ آسماں از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید و بایزید ایں جا

یہی بات راسخ عرفانی قدرے تصرف سے یوں کہتے ہیں :-

تسلیم و عجز پیار کا پہلا اصول ہے
اے نطق باادب کہ یہ نعتِ رسولؐ ہے

پروازِ فکر ہے مہ و اختر سے بھی بلند
نعتِ نبیؐ ہے فکرِ سخنور سے بھی بلند

نعت کی تاریخ پہ نظر دوڑائیں تو حضرت حسّان بن ثابتؓ، حضرت کعبؓ بن مالک اور حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کے نعتیہ اشعار و قصائد کے ساتھ ساتھ جلیل القدر صحابہ اور خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ فاروق حضرت علی کرمؓ اور بنتِ رسولِ اکرم حضرت فاطمۃ الزہراؓ نے بھی اشعار میں حبِ رسول کا والہانہ اظہار کیا ہے۔

نعت میں عشقِ رسول کا ابتدائی نمونہ ہمیں ان اشعار سے ملتا ہے جو ہجرت کے موقعہ پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خیر مقدم

Marfat.com

کرنے والی لڑکیوں کی زبان پر مدینہ کی گلیوں میں گونج رہے تھے۔

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوِدَاع
وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعیٰ لِلّٰہِ دَاع

ان ابتدائی نعتیہ اشعار سے بصیری کے "قصیدہ بردہ" فارسی میں جامی، رومی، سوری، عراقی، قدسی اور اردو میں وجہی اور ولی دکنی سے دورِ جدید تک نعت نے مختلف جغرافیائی سیاسی اور معاشرتی حالات کے تحت ایک طویل سفر طے کیا ہے جس میں مسلمان شعرا کے علاوہ بہت سے غیر مسلم شعرا بھی شامل ہیں۔ چودھویں صدی ہجری میں محسن کاکوروی، عرش ملسیانی، دلّو رام کوثری (جو بعد میں حلقہ بگوش اسلام ہو گئے) گرامی، علامہ اقبال، مولانا ظفر علی خاں اور دوسرے بے شمار شعرا کے اسمائے گرامی ملتے ہیں۔ جنہوں نے نعت کے وسیلے سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور نذرانۂ عقیدت پیش کیا۔

ان ہی نعت گو شعرا میں جناب راسخ عرفانی کا نام شامل ہے، جن کا نعتیہ کلام اور قومی و ملی نظمیں اس مجموعہ میں پیش کی جا رہی ہیں۔ یہ نعتیں جہاں شاعری کا اعلیٰ نمونہ ہیں، وہاں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے شاعر کی بے پناہ عقیدت کی ترجمان ہیں ـــــ اظہارِ عشق و عقیدت

Marfat.com

کے ساتھ ان نعتوں میں ندرتِ اظہار، قدرتِ بیان اور جذبے کی گہرائی و گیرائی دل و روح میں اترتی چلی جاتی ہے۔ دیکھئے میلاد النبیؐ کا ذکر جناب راسخ کس حسنِ عقیدت سے کرتے ہیں:-

مرسلینِ خدا کا امامؐ آگیا
بزمِ امکاں میں خیر الانامؐ آگیا
جگمگایا جہاں چھٹ گئیں ظلمتیں
اوجِ گردوں پہ ماہِ تمام آگیا
احمدِ مجتبیٰ خاتمؐ الانبیا
لے کے بخشش کا فرمانِ عام آگیا

جناب راسخ سراپا عشقِ رسولؐ ہیں۔ اُن کا دل حبِ حضورؐ سے سرشار ہے۔ ان کے زبان و بیان میں ذکرِ حبیبؐ خدا کی شیرینی ہے۔ دماغ ہادیٔ عالمؐ کی غلامی پہ نازاں اور آنکھ اسؐ پیکرِ حسن و زیبائی کے دیدار کی تمنائی ہے

جتنا بھی کرے ناز مقدر پہ وہ کم ہے،
حاصل ہو جسے ہادیٔ عالم کی غلامی

دل میں ہے ان کی محبت کا خزینہ ورنہ
اور تو مجھ میں نہیں وصفِ نمایاں کوئی

چشمِ مشتاق ہو دیدارِ نبیؐ سے روشن
حشر کے روز نہیں کوئی طلب اور مجھے

ناچیز ہوں میں پھر بھی تفاخر ہے بخت پر
اُلفت ہے مجھ کو خاتمِ پیغمبراںؐ کے ساتھ

دِل ہے وارفتۂ سرکارِ رسُولِ عربیؐ
آنکھ ہے تشنۂ دیدارِ رسُولِ عربیؐ۔

جناب راسخ کے نعتیہ کلام میں جذبے کی فراوانی ہے، صداقت ہے، خلوص ہے اور وارفتگی و شیفتگی ہے۔ اسی وارفتگی و شیفتگی کے باعث پسِ مرگ روضۂ اقدس کے قریب مقام حاصل کرنے کو زندگی سمجھتے ہیں

قریبِ روضہ جو مجھ کو مقام مِل جائے
تو بعدِ مرگ بھی عُمرِ دوام مِل جائے
پلک پلک پہ سجاؤں مسرّتوں کے چراغ
اگر مدینے میں اذنِ قیام مِل جائے

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں حجِ بیت اللہ اور زیارتِ روضۂ اقدس کی سعادت عطا فرمائی ہے،

انہوں نے طوافِ کعبہ بھی کیا ہے اور دیارِ رسول میں بھی حاضری دی ہے ــــ "یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے" ــــ دیکھئے اپنی اس خوش بختی کا اظہار کس والہانہ انداز میں کرتے ہیں ؎

زہے نصیب ہے روشن نظر بھی سینہ بھی
بسا ہے آنکھ میں مکّہ بھی اور مدینہ بھی

حج و طوافِ کعبہ سے فارغ ہو کر زیارتِ گنبدِ خضرا کے لیے راہِ مدینہ پر گامزن ہوتے ہیں تو ہر طرف پھیلے ہوئے پاکیزہ مناظر میں کھو کر پکار اٹھتے ہیں ؎

نظارے جلوہ گر ہیں کیا عجب راہِ مدینہ میں
نظر پر پڑ رہیں انوارِ عرب راہِ مدینہ میں
غلامانِ شہِ بطحیٰ کے استقبال کی خاطر،
مَلک لاکھوں کھڑے ہیں باادب راہِ مدینہ میں
سکوں پاتے ہیں حجّاج معظم حمدِ باری سے
دُعائیں گونجتی ہیں روز و شب راہِ مدینہ میں

حتیٰ کہ اس راہ کے کانٹوں کو بھی وہ پھولوں کی طرح خندہ بہ لب پاتے ہیں ؎

گلوں کو مسکراتے سب نے دیکھا ہے مگر ہم کو،
ملے ہیں خار بھی خندہ بہ لب راہِ مدینہ میں

اور دیارِ پاک سے ارضِ پاک کو لوٹنے کے بعد ان دنوں کو اور ان لمحوں

Marfat.com

کو خطِ جذبات سے کچھ اس طرح یاد کرتے ہیں ؎

زہے لمحات رہِ آسنخ جن کو کیفِ جاوداں کہیئے

خوشا وہ دن پڑے تھے ہم بھی جب راہِ مدینہ میں

اور ہم سفر و ہم قدم کاروانِ مدینہ کو کس محبّت سے یاد کرتے ہیں ؎

وہ زائرین راہِ مدینہ کے جمگھٹے

میں بھی غبار بن کے رہا کارواں کے ساتھ،

اور جب بارِ دگر اس سعادت کا موقعہ ملتا ہے، تو بیساختہ

کہہ اٹھتے ہیں ؎

نسیم لائی ہے طیبہ سے پھر نویدِ سفر

کہ بادِ خلد کے جھونکے قریں سے گذرے ہیں

انہوں نے جمالِ رسول کو اپنی چشمِ عقیدت کے توسط سے دل کی

گہرائیوں میں محسوس کیا ہے، ان کا نعتیہ کلام نورِ جمالِ محمدیؐ سے سرشار

اور ان کی آنکھیں نظارۂ بطحا و طیبہ سے منوّر ہیں ؎

جمالِ روئے تمنّا دکھائی دیتا ہے

نظر کے شیشے میں بطحا دکھائی دیتا ہے

عروجِ ذوقِ تصوّر کی ہے یہ حد شاید

تمام گنبدِ خضرا دکھائی دیتا ہے

زمانہ گذرا ہے دیکھے، نگاہ میں اب تک

حرم کا عکسِ مصفّا دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

الغرض جناب راسخ کے نعتیہ کلام میں عشقِ رسولؐ کا گہرا رنگ دکھائی دیتا ہے۔ ایک عمیق جذبہ نظر آتا ہے اور اسی جذبۂ عشق و محبت کی بدولت انہوں نے سیرتِ رسولؐ کے مختلف پہلوؤں کو بڑے حسین انداز میں اپنے اشعار کی زینت بنایا ہے۔ یہاں جستہ جستہ اشعار درج کرنے پر اکتفا کروں گا:۔

کچھ نہیں پاس مرے عشقِ محمدؐ کے سوا
میری بخشش کا ہیں امکان رسولِ عربیؐ

کس نے بندوں کو کیا حق کے قریں آپؐ کے بعد
کون پہنچا ہے سرِ عرشِ بریں آپؐ کے بعد
دولتِ فقر سے شاہی کو نوازا کس نے
کوئی سلطاں نہ ہوا فرش نشیں آپؐ کے بعد

مجھ پہ برس رہی ہے مدینے کی چاندنی
سایہ مرا ہے آج میرے سر سے بھی بلند

گذر کے آئی ہے بادِ سحر مدینے سے
سنور رہا ہے تصور بڑے قرینے سے

Marfat.com

درِ حضورؐ پہ پہنچوں تو اُن کی نذر کروں
چمک رہے ہیں جو پلکوں پہ آبگینے سے

نقوشِ پا کی چمک سے یہ صاف ظاہر ہے
کہ زائرینِ مدینہ یہیں سے گذرے ہیں
فضائے کوئے محمدؐ ہمیں بتا تو سہی
ہم ان کے دَر سے کہ خلد بریں سے گذرے ہیں

حمد و نعت کا یہ مجموعہ جناب راسخ کی دلی کیفیت کا آئینہ دار ہے۔ ہر شعر میں عقیدت و احترام کے ساتھ ساتھ روانی و سلاست اور الفاظ و تراکیب کی ندرت کا اہتمام بھی موجود ہے۔

مہکے ہیں ہونٹ ذکرِ شہِ مرسلاںؐ کے ساتھ
پرواز کر رہا ہوں شمیمِ جناں کے ساتھ

شافعِ حشر ہیں مہمانِ خدا آج کی رات
سج گیا عرشِ بریں صلِّ علیٰ آج کی رات
جلوۂ شامِ حسیں مثلِ سحر ہے روشن
غیرتِ مہر ہے انجم کی ضیا آج کی رات

Marfat.com

یہ بھی اعجاز ہے معراج کی شب کا راسخ
عرش پیما ہے مری طبع رسا آج کی رات

اپنا عرفاں بھی عطا تو نے کیا ہے ورنہ
سنگ پاروں پہ فدا تھا دلِ سادہ میرا

حمدِ باری تعالیٰ اور ملّی نظمیں بھی ان کے جذبۂ ایمان اور گدازِ قلب کی مظہر ہیں، یہ مجموعہ جہاں جنابِ راسخ عرفانی کے لیے توشۂ نجات ہے۔ وہاں قارئینِ کرام کے لیے بھی خیر و برکت کا سرمایہ ہے:

لاہور: یزدانی جالندھری
۱۸- اپریل ۱۹۷۷ء

Marfat.com

ابتدا کرتا ہوں میں نامِ خدائے پاک سے
علم ارفع تر ہے جس کا عالمِ ادراک سے

Marfat.com

حمد و ثنائے کبریا

Marfat.com

○

لفظِ توصیف کا مفہوم ادا ہو کیسے
نطقِ انساں سے تری حمد و ثنا ہو کیسے

طبعِ موزوں کو اگر تو نہ سہارا بخشے
محوِ پرواز مرا ذہنِ رسا ہو کیسے

کون بجلی سے تب و تاب کا جوہر چھینے
تیری اُلفت کی تڑپ دل سے جُدا ہو کیسے

لاکھ دُنیا کے وسائل ہوں مّیسر پھر بھی
ایک ناچیز بشر ہو کے خُدا ہو کیسے

روز و شب تیری عبادت میں رہے محو کوئی
پھر بھی حق تیری عطاؤں کا ادا ہو کیسے

میرے اپنے ہی مقدّر میں تھی تشنہ کامی
تو ہے دریائے سخا تیرا گلا ہو کیسے

دامِ آلام میں اُلجھا ہُوا اِنساں راسخ
گر نہ فرمائے کرم وہ تو رہا ہو کیسے

○

Marfat.com

○

تُو رازقِ جہاں ہے قدیر و جلیل ہے
تیرے سبھی گدا ہیں تُو سب کا کفیل ہے

مَیں چُن رہا ہُوں آج ریاضِ سخن سے پھُول
مطلُوب مجھ کو تیری ثنائے جمیل ہے

بخشا ہے ہر بشر کو وسیلہ جو رزق کا
اِک یہ بھی تیرے حُسنِ عطا کی سبیل ہے

یہ پھُول، یہ چمن، یہ ستارے یہ ماہتاب
ہر شَے ترے مذاقِ حسیں کی دلیل ہے

Marfat.com

قائل نہیں ہے جو ترے علمِ غیوب کا
وہ آدمی حقیقتاً ذہنی علیل ہے

لاریب تیری ذاتِ مقدّس ہے لاشریک
بے مثل و لازوال ہے تو بے عدیل ہے

راسخ یہ حمدِ پاک، یہ عجلت یہ اختصار
اس کے لیے تو عمرِ خضر بھی قلیل ہے

ماورا فکر و تخیّل سے ہے پیکر تیرا
کیسے اِک جھیل میں اُترے گا سمندر تیرا

تیری عظمت کے نشانات ہیں کتنے روشن
تابِع حکم ہے خورشیدِ منوّر تیرا

آمدِ صُبح کا جب دیتی ہے پیغام صبا
ذکر ہوتا ہے گلی کوچہ میں گھر گھر تیرا

ثبت ہے جس پہ براہیمؑ کی مہرِ تعمیر
ہم نے سجدوں سے بسایا ہے وہ محور تیرا

Marfat.com

مدح خواں تیرے ہیں پیغمبرِ مکّی مدنی
کیوں نہ لیں نام وضو کر کے سخنور تیرا

صحنِ کعبہ میں کہیں نصب مجھے بھی کر دے
سنگِ اسود بھی ترا میں بھی ہوں پتھر تیرا

پھر شرف تجھ کو مِلا دیدِ حرم کا راسخ
اوجِ گردوں پہ چمکتا ہے مقدّر تیرا

Marfat.com

O

تیرے ایما پہ ہے موقوف ارادہ میرا
تیرے محبوبؐ کا دیں منزل و جادہ میرا

میرے سانسوں سے تیرے نام کی خوشبو آئے
حمد و مدحت میں کٹے وقت زیادہ میرا

میرے باطن کو بھی اُجلا میرے مولا کر دے
جس طرح صاف ہے ظاہر کا لبادہ میرا

مخزنِ غیب سے وافر ہو میسّر روزی
بہرِ ایثار و سخا دل ہو کُشادہ میرا

Marfat.com

اپنا عرفاں بھی عطا تُو نے کیا ہے ورنہ
سنگ پاروں پہ فدا تھا دلِ سادہ میرا

تو ہی جانے کہ مری ذات کا مصرف کیا ہے
میری نظروں سے تو اوجھل ہے افادہ میرا

یہ بھی انصافِ کرم کی ہے علامت راسخ
دلِ گناہوں میں جو کرتا ہے اِعادہ میرا

135183

Marfat.com

ہزار بار بشویم دہن زِ مشک و گلاب
ہنوز نامِ تو گفتن کمال بے ادبیست

Marfat.com

نعتِ محمدِ مصطفیٰ

Marfat.com

میرے افکار کی ہیں جان رسولِ عربی ﷺ
ہر قصیدے کا ہیں عنوان رسولِ عربی ﷺ

ختم ہے نکتہ رسی نکتہ کشائی اُن ﷺ پر
ذاتِ باری کا ہیں عرفان رسُولِ عربی ﷺ

خاکِ پا جن کی ستاروں سے بھی تابندہ ہے
وہ ہیں کونین کے سُلطان رسُولِ عربی ﷺ

کچھ نہیں پاس مرے عشقِ محمد ﷺ کے سوا
میری بخشش کا ہیں امکان رسولِ عربی ﷺ

روز و شب آپ کی مدحت میں مگن رہتا ہوں
میں ہوں اور مسلکِ حسّانِ رسولِ عربی

سوزِ اسلام نے بخشی ہے حرارت ورنہ
میں تھا اِک پیکرِ بے جان رسولِ عربی

باتِ ایماں کی حقیقت میں یہی ہے نزاکت
اہلِ ایماں کا ہیں ایمان رسولِ عربی

مہکے ہیں ہونٹ ذکرِ شہِ مُرسلاں کے ساتھ
پرواز کر رہا ہُوں شمیمِ جناں کے ساتھ

سجدے کئے تھے جس پہ نچھاور حضورؐ نے
مجھ کو ہے ربطِ خاص اُسی آستاں کے ساتھ

ناچیز ہوں اگرچہ، تفاخر ہے بخت پر
نسبت مجھے ہے خاتمِؐ پیغمبراں کے ساتھ

جس روز یہ بچھی تھی محمدؐ کی راہ میں
اُس روز سے ہے پیار مجھے کہکشاں کے ساتھ

Marfat.com

معذورِ نطق، دامنِ الفاظ تنگ ہے
تعریف آپؐ کی میں کروں کس زباں کے ساتھ

وہ زائرینِ راہِ مدینہ کے جمگھٹے
میں بھی غبار بن کے رہا کارواں کے ساتھ

راسخ یہی ہے بابِ حرم پہ مری دعا
اٹھوں میں روزِ حشر شہِؐ دو جہاں کے ساتھ

حرفِ خاموش ہے جبریلِ امیں آپؐ کے بعد
ختم ہے سلسلۂ وحیٔ مبیں آپؐ کے بعد

کس نے بندوں کو کیا حق کے قریں آپؐ کے بعد
کون پہنچا ہے سرِ عرشِ بریں آپؐ کے بعد

دولتِ فقر سے شاہی کو نوازا کس نے
کوئی سلطاں نہ ہوا فرش نشیں آپؐ کے بعد

آپؐ کے حسن سے فاران کے ذرّے چمکے
تشنۂ نور ہے ایوانِ زمیں آپؐ کے بعد

Marfat.com

دہر میں حضرتِ موسیٰ بھی چلے آئیں اگر
وہ بھی طاعت کے سزاوار نہیں آپ کے بعد

عرصۂ حشر میں راسخ کو نہ تنہا چھوڑیں
کون پُوچھے گا اسے رہبرِ دیں آپ کے بعد

Marfat.com

نظارے جلوہ گر ہیں کیا عجب راہِ مدینہ میں
نظر پرور ہیں انوارِ عرب راہِ مدینہ میں

غلامانِ شہِ بطحیٰ کے استقبال کی خاطر
مَلک لاکھوں کھڑے ہیں با اَدب راہِ مدینہ میں

حبیبِ کبریا کے دین کا فیضان کیا کہیئے
ہر اک شے ہے میّسر بے طلب راہِ مدینہ میں

فضائیں کیف برساتی ہیں کیا کیا حُسنِ قرأت سے
دُعائیں گونجتی ہیں روز و شب راہِ مدینہ میں

Marfat.com

کوئی اِک ہو اگر سُلطاں تو اس کا تذکرہ کیجے
پڑے ہیں سینکڑوں عالی نسب راہِ مدینہ میں

گلوں کو مُسکراتے سب نے دیکھا ہے مگر ہم کو
ملے ہیں خار بھی خندہ بلب راہِ مدینہ میں

زہے لمحاتِ راسخ جن کو کیفِ جاوداں کہیے
خوشا وہ دِن پڑے تھے ہم بھی جب راہِ مدینہ میں

پروازِ فکر ہے مہ و اختر سے بھی بلند
نعتِ نبیؐ ہے فکرِ سخنور سے بھی بلند

میری نظر میں ہیں شبِ اسریٰ کی رفعتیں
طبعِ رسا ہے ماہِ منوّر سے بھی بلند

مجھ پہ برس رہی ہے مدینے کی چاندنی
سایہ مرا ہے آج مرے سر سے بھی بلند

میں پاسبانِ بابِ محمدؐ، وہ شہر یار
میرا ہے بخت اس کے مقدّر سے بھی بلند

Marfat.com

کس منہ سے ذکر کیجئے اُنؐ کے عروج کا
رتبہ ہے جن کا عرشِ منوّر سے بھی بلند

حُبِ نبیؐ کا فیض ہے، عُسرت کے باوجود
میری غنا ہے بامِ تونگر سے بھی بلند

راسخ میں اک موذّنِ دینِ رسولؐ ہوں
میری صدا ہے گنبدِ بے در سے بھی بلند

Marfat.com

جو سوئے عرشِ معلّیٰ رسولِ پاک چلے،
جلو میں انجمِ تاباں بصد تپاک چلے

جنابِ شافعِ محشر کی آمد آمد ہے،
فلک کو لاکھوں سجانے مہ و سماک چلے

ہوا کے دوش پہ انؐ کو پہنچ رہے ہیں سلام
خدا کرے کہ قیامت تلک یہ ڈاک چلے

انہیںؐ کے فیض سے غازیِ جدال ہستی میں،
عدو پہ تیغِ جری کی بٹھا کے دھاک چلے

Marfat.com

کس انکسار سے طیبہ کی دید کے طالب
جبیں پہ مَل کے دیارِ حرم کی خاک چلے

رہِ سفر کے مصائب کی بھی خبر نہ ہوئی
ہم ایسے جانبِ بطحا بہ انہماک چلے

جِدھر جِدھر سے بھی گذرے شہِ رُسل راسخ
بنا کے جادۂ عالم کو تابناک چلے

○

Marfat.com

ہونٹوں پہ تذکرہ ہے رسالتمآبؐ کا
ہر سانس ہم نفس ہے شمیمِ گلاب کا

دیدارِ مصطفیٰ کی تمنّا لیے ہوئے
مدّت سے منتظر ہوں میں روزِ حساب کا

پتّھر بھی موم کر دیے زورِ کلام سے
کس درجہ یہ کمال ہے اُمّ الکتاب کا

سایہ کیا تھا دھوپ میں جس نے حضورؐ پر
کتنا وہ خوش نصیب تھا ٹکڑا سحاب کا

Marfat.com

بنیادِ دیں ہے اصل میں طاعت رسولؐ کی
اِس پر ہی انحصار ہے اجرِ ثواب کا

مشتاق جن کے اُمّتی بننے کے تھے کلیمؑ
ادنیٰ سا میں غُلام ہوں انؐ کی جناب کا

پیشِ نگاہِ شوق ہیں طیبہ کی رونقیں
راسخ میں جاگتا ہوں کہ عالم ہے خواب کا؟

○

Marfat.com

قربان ہوئے جس پہ کئی حافظ و جامی
وہ سرورِ کونین کی ہے شستہ کلامی

مخلوق کو خالق سے کیا جس نے شناسا
شایانِ نبوّت ہے وہی ذاتِ گرامی

کس درجہ کشش ارضِ مدینہ میں ہے یارب
مضطر ہیں زیارت کے لیے عارف و عامی

جتنا بھی کرے ناز مقدّر پہ وہ کم ہے
حاصل ہو جسے ہادئ عالم کی غلامی

Marfat.com

جبریل بھی حیران ہے پروازِ بشر پر
سدرہ سے بھی پہنچے ہیں پرے حق کے پیامی

لب ہائے مبارک پہ رہی حِلم کی خوشبو
کفّار نے کی گرچہ بہت تلخ کلامی

یہ نعتِ محمدؐ کا ہی فیضان ہے راسخ
ابھری ہے ہنر بن کے مرے علم کی خامی

کوئی عیسیٰؑ، کوئی موسیٰؑ ہو سلیمانؑ کوئی
آپؐ سے بڑھ کے معزّز نہیں انساں کوئی

طاعتِ حضرتِ سرکارِ دو عالم کے بغیر
ہو نہیں سکتا کبھی صاحبِ ایماں کوئی

بحرِ ذخّار کو کوزے میں سموئے کیونکر
کیسے تعریف لکھے اُنؐ کی سخنداں کوئی

قلبِ بیتاب کو محشر میں سکوں مل جائے
اُنؐ کے دیدار کا ہو جائے جو ساماں کوئی

Marfat.com

جو نہیں تابعِ احکامِ نبیؐ ______ کچھ بھی نہیں
والیٔ ملک ہو، مُنعم ہو کہ سُلطاں کوئی

دِل میں ہے اُنؐ کی محبّت کا خزینہ ورنہ
اور تو مجھ میں نہیں وصف نمایاں کوئی،

ارضِ طیبہ میں پسِ مرگ ہو مدفن راسخ
ماسوا اس کے نہیں حسرت و ارماں کوئی

○

Marfat.com

کندہ ہے نام دِل پہ رسولِؐ کریم کا
ضو ریز ہے چراغِ رہِ مستقیم کا

ہر گلستاں نے پھول بچھائے ہیں راہ میں
شہرِ نبیؐ سے آیا ہے جھونکا نسیم کا

دیدِ حرم سے پہلے ہی اُڑنے لگے ہیں ہوش
اپنی کہوں کہ حوصلہ دیکھوں کلیمؑ کا

کیا پوچھتے ہو حسنِ عقیدت کی زینتیں
ذرہ بھی آفتاب ہے اُن کے حریم کا

Marfat.com

آنکھیں تو گم ہیں روضۂ اطہر کی دید میں
لب پر ہے ذکر مالکِ عرشِ عظیم کا

طیبہ میں آگیا ہوں بگولوں پہ تیر کے
اِک معجزہ ہے یہ مرے عزمِ صمیم کا

راسخ گراں ہے مجھ کو شمیمِ بہار بھی
شیدا ہوں میں حضورؐ کی طبعِ سلیم کا

Marfat.com

○

لاکھ بہکائے یہ الحاد زدہ دَور مجھے،
ارضِ طیبہ میں پہنچنا ہے بہر طور مجھے

چشمِ مشتاق ہو دیدارِ نبیؐ سے روشن
حشر کے روز نہیں کوئی طلب اور مجھے

جن کو حوروں کا تقدّس بھی کرے جُھک کے سلام
یاد ہیں آج بھی حُجّاج کے وہ طَور مجھے

جب مَیں اُس وادیٔ فردوس میں کھو جاتا ہوں
بُھول جاتے ہیں زمانے کے غم و جَور مجھے

Marfat.com

میں کہ ذرّہ ہُوں، مگر مہرِ عربؐ کا شیدا
انجم و ماہ بھی تکتے ہیں بصد غور مجھے

غار میں چاند کو میں بھی تو اُترتے دیکھوں
کاش آجائے نظر جلوہ گہہِ ثور مجھے

منتظر بیٹھا ہوں اس موجِ ہوا کا رآسخ
بابِ سرکارؐ پہ لے جائے جو فی الفور مجھے

○

در حبیبِ خدا تک مری رسائی ہے
شہنشہی سے معزز مری گدائی ہے

وہ جن کی گردِ سفر کو نجوم بھی ترسیں
انہیں کو زیب زمانے کی رہنمائی ہے

ترے نثار غمِ مصطفیٰ ترے صدقے
غمِ جہاں سے رہائی مجھے دلائی ہے

وہ دن قیامِ مدینہ کے پھر سے یاد آئے
نفس نفس میں شمیمِ جناں سمائی ہے

فقط حضورؐ کی مدحت ہے آسرا میرا
عمل پہ ناز نہ کچھ زعمِ پارسائی ہے

اُنہیں کے حکم پہ سجدے قبُول ہیں ورنہ
جبیں کا داغ بھی اک داغِ خودنمائی ہے

نہیں ہے عشقِ محمدؐ تو کچھ نہیں راسخ
بغیر اس کے عبادت بھی جگ ہنسائی ہے

○

Marfat.com

آیا خیال میں جو سراپا حضورؐ کا
آنکھوں میں پھر گیا ہے ہیولا سا نور کا

عرفانِ مصطفیٰ سے تصوّر ہے بہرہ ور
پردہ زہے نصیب کہ اُٹھا شعور کا

سرمہ مری نظر کا بھی اُس کا جمال ہے
دامن جلا تھا جس کی تجلّی سے طور کا

کنکر بھی دے رہے ہیں گواہی زبان سے
شاہد ہے ماہتاب بھی اُنؐ کے ظہور کا

گم ہوں میں شہرِ ساقئ کوثر کے حسن میں
عالم نہ پوچھئے مرے کیف و سرور کا

یہ مرتبہ کہ سیّدِ کونین ہیں — مگر
دِل میں نہیں ہے شائبہ تک بھی غرور کا

راسخ ممدِّ فکر ثنائے رسولؐ ہے
محتاج میں نہیں ہوں عروض و بحور کا

○

گذر کے آئی ہے بادِ سحر مدینے سے
سنور رہا ہے تصوّر بڑے قرینے سے

مسافرانِ مدینہ کے خیر مقدم کو
اتر رہے ہیں فرشتے حرم کے زینے سے

یہ ناخدائے نبوّت کا معجزہ کہئیے
کہ ہٹ کے گذرے ہیں طوفاں مرے سفینے سے

بیادِ روضۂ اطہر ہے شمعِ دل روشن
نگاہِ جاں ہے منوّر اِسی نگینے سے

Marfat.com

پڑی تھی دھول جو راہِ حجاز کی مجھ پر
وہ غم بنا کے لگائی ہے میں نے سینے سے

درِ حضورؐ پہ پہنچوں، تو اُنؐ کی نذر کروں
چمک رہے ہیں جو پلکوں پہ آبگینے سے

اگر دیارِ محمدؐ میں موت آجائے
ہزار درجہ ہے بہتر یہاں کے جینے سے

مری نظر کی ضیا ہے ہلالِ حج راسخ
مجھے ہے خاص لگاؤ کچھ اس مہینے سے

○

Marfat.com

فرازِ ماہ سے گذرے زمیں سے گذرے ہیں،
رہا نظر میں مدینہ کہیں سے گذرے ہیں،

یہ احترام کہ قدسی بھی سرنگوں ہو کر
مرے حبیبؐ کے بابِ حسیں سے گذرے ہیں،

نقوشِ پا کی چمک سے یہ صاف ظاہر ہے،
کہ زائرینِ مدینہ یہیں سے گذرے ہیں

بسا کے ذہن و نظر میں حضورؐ کی گلیاں
ہزار بار بہشتِ بریں سے گذرے ہیں

Marfat.com

فضائے کوئے محمدؐ ہمیں بتا تو سہی
ہم اُنؐ کے دَر سے کہ خلدِ بریں سے گذرے ہیں؟

خوشا یہ عزمِ مصمّم کہ رہروانِ حرم
رہِ محن سے بھی خندہ جبیں سے گذرے ہیں

نسیم لائی ہے طیبہ سے پھر نویدِ سفر
کہ بادِ خلد کے جھونکے قریں سے گذرے ہیں

بڑھی ہے اور بھی تاروں کی روشنی راسخ
رسولِؐ پاک جو چرخِ بریں سے گذرے ہیں

Marfat.com

شہرہ نہ کیوں ہو پیرِ حرم کے مقام کا
آخر وہ مقتدی ہے امامؑ الامام کا

نکلا ہے جو بھی لفظ زبانِ حضورؐ سے
لاریب ترجمہ ہے خدا کے کلام کا

گذرے ہیں انبیاء کے حواری بہت مگر
رتبہ کسے ملا ہے صحابہ کرام کا

عاصی سہی میں پھر بھی ہوں جنّت کا مستحق
مدحت سرا ہوں حضرتِ خیرؐ الانام کا

Marfat.com

بچھنے لگی ہے راہِ محمدؐ میں کہکشاں
جلوہ حسیں ہے صُبح درخشاں سے شام کا

منسُوب ہو کے ذاتِ رسولِ کریم سے
لفظ اور بھی بلند ہوا احترام کا

راسخ جو شعر و فن میں ہے مشہورِ روزگار
فیضانِ خاص ہے یہ محمدؐ کے نام کا

جمالِ روئے تمنا دکھائی دیتا ہے
نظر کے شیشے میں بطحا دکھائی دیتا ہے

کمالِ حُسنِ تصور کی ہے یہ حد شاید
تمام گنبدِ خضریٰ دکھائی دیتا ہے

بہ اہتمامِ امامؐ الرسل، شبِ اسریٰ
فروغِ مسجدِ اقصیٰ دکھائی دیتا ہے

مہِ چہاردھم بھی نگاہِ شیدا کو
انہیںؐ کا پرتوِ زیبا دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

زہے اخوّتِ شہرِ نبیؐ کے نظارے
ہر ایک شخص شناسا دکھائی دیتا ہے

زمانہ گذرا ہے دیکھے، نگاہ میں اب تک
حرم کا عکسِ مصفّا دکھائی دیتا ہے،

کجا حریمِ محمدؐ کجا دلِ راسخ
فدائے مہر یہ ذرّہ دکھائی دیتا ہے

Marfat.com

○

قریبِ روضہ جو مجھ کو مقام مل جائے
تو بعدِ مرگ بھی عُمرِ دوام مل جائے

خدا کرے کہ فرشتوں کو روزِ حشر کہیں
مرا بھی فردِ محبّت میں نام مل جائے

پلک پلک پہ سجاؤں مسرتوں کے چراغ
اگر مدینے میں اذنِ قیام مل جائے

نہیں صبا کی خوشامد سے کچھ مجھے مطلب
غرض ہے آپؐ کو میرا سلام مل جائے

Marfat.com

قدم قدم پہ تجسّس رہا ہے طیبہ میں
کہیں حضورؐ کا نقشِ خرام مِل جائے

میں جاں پہ کھیل کے پہنچا ہوں حوضِ کوثر پر
مجھے بھی دستِ مبارک سے جام مِل جائے

نجات پاؤں گناہوں کی دھوپ سے راسخ
جو ظِلّ دامنِ خیرؐ الانام مِل جائے

○

تسلیم و عجز پیار کا پہلا اصول ہے
اے نُطق باادب کہ یہ نعتِ رسولؐ ہے

گھر گھر ہے جشنِ آمدِ محبوبِؐ کبریا
قریہ بہ قریہ رحمتِ حق کا نزول ہے

کوثر کے ایک جامِ سکوں بخش کے طفیل
مجھ کو غمِ حیات کی تلخی قبول ہے

ہو آرزو تو اُنؐ کی زیارت کی آرزو
اس کے سوا ہر ایک تمنّا فضول ہے

محوِ سفر ہوں جانبِ طیبہ نہ ہے نصیب
اِس راہ میں جو خار بھی آئے وہ پھول ہے

کیسے نفی ہو چاند کے ہالے کی اے ندیم
سائے کی بحث منطقِ واعظ کی بھول ہے

راسخ متاعِ عالمِ فانی کا ذکر کیا
خلدِ بریں بھی پائے محمدؐ کی دھول ہے

Marfat.com

مرسلین خدا کا امام آ گیا
بزمِ امکاں میں خیر الانام آ گیا

جگمگایا جہاں ظلمتیں چھٹ گئیں،
اوجِ گردوں پہ ماہِ تمام آ گیا

احمدِ مجتبیٰ، خاتم الانبیاءؑ
لے کے بخشش کا فرمانِ عام آ گیا

جس کے در پر جھکیں شہریارانِ سحر
وہ شہنشاہِ عالی مقام آ گیا،

اُنؐ کی چشمِ کرم کا اشارہ ہوا
آبِ کوثر کا گردش میں جام آگیا

اس کو دُنیا ملی اس کو عُقبیٰ مِلی،
جس کا اُنؐ کے غلاموں میں نام آگیا

آیا محشر میں جب راسخ خوش بیاں
سب پکارے نبیؐ کا غُلام آگیا

Marfat.com

راہ کی گرد سے تاروں نے ضیا پائی ہے
منزلِ عرش تہہِ پائے نبیؐ آئی ہے

آپؐ کا ذکر ہے تزئینِ بیاں کا موجب
آپؐ کے نام سے تحریر میں رعنائی ہے

بزمِ امکاں میں وہی زینتِ محفل ٹھہرے
حُسن خود حُسنِ محمدؐ کا تمنائی ہے

حاصلِ شعر ہے توصیفِ رسولِؐ اکرم
ماسوا اس کے فقط قافیہ پیمائی ہے

Marfat.com

جس جگہ پائے محمدؐ کے نشاں ملتے ہیں،
اے خوشا میں نے بھی اس در سے ضیا پائی ہے

عشقِ سرورؐ میں مرے دل کی جسارت دیکھیں
ایک ذرّہ ہے جو خورشید کا شیدائی ہے

ہم پہ کھولا ہے شبِ اسریٰ نے عقدہ راسخ
عرشِ اعظم پہ بھی انساں کی پذیرائی ہے

Marfat.com

سوزِ اُلفت سے جو خالی ہو ترانہ کیا ہے
عشقِ احمدؐ سے تہی زہدِ شبانہ کیا ہے

ہم گدایانِ محمدؐ کی غنا کے آگے
جامِ جم ، تاج کئیؔ تختِ شہانہ کیا ہے

حکم ہو اُنؐ کا اگر جاں بھی نچھاور کر دوں
اُنؐ کی اُلفت کے عوض مال و خزانہ کیا ہے

وجہِ تکوینِ دو عالم ہیں رسولِؐ اکرم
ماسوا آپؐ کے مقصودِ زمانہ کیا ہے

Marfat.com

حسنِ عالم کو ہے کیا حسنِ نبیؐ سے نسبت
اک حقیقت کے مقابل میں فسانہ کیا ہے

بابِ محمود سے پہنچے ہیں سرِ عرش بریں،
ذاتِ اقدسؐ کی بلندی کا ٹھکانہ کیا ہے

بے عمل ہو کے ثنا خوانِ نبیؐ ہوں راسخ
میری بخشش کا بجز اس کے بہانہ کیا ہے

اسوۂ حق کردارِ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
حکمِ خدا گفتارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ارض و سما پر کیف ہے طاری علم و سخا کا فیض ہے جاری
وا ہے درِ دربارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ڈوب گئے عرفانِ خودی میں سیکھ گئے آدابِ تصوف
جن پہ کھلے اسرارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھ کا تل فاران کی وادی باغ مدینہ جنتِ ارضی
جلوہ گہہ انوارِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

لاکھ سہیں اعدا کی جفائیں، وردِ زباں ہیں پھر بھی دُعائیں
جانِ وفا ایثارِ محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم

طاعتِ احمدؐ روحِ عبادت، عشقِ پیمبرؐ قلب کی راحت
خلدِ نظر دیدارِ محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم

زینِ خدا کی یہ بھی ہے راسخ یوسفؑ جیسے بکیں پیمبر
مفت سرِ بازارِ محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم

○

Marfat.com

کیسے رقم قصیدہ ہو اُنؐ کے خصال کا
مدحت سرا خُدا بھی ہے جن کے کمال کا

آغاز کر رہا ہوں خُدا کے کلام سے
خدشہ نہیں مجھے کوئی اپنے مآل کا

گلہائے نعت بھی نہ سمائے بقدرِ فکر
کس درجہ تنگ ہے مرا دامن خیال کا

کافی مجھے خُدا و محمدؐ کا نام ہے
طالب نہیں مَیں عالمِ فانی کے مال کا

گردش میں جانے کب سے ہیں مہر و مہ و نجوم
ثانی نہ پا سکے کوئی اُنؐ کے جمال کا

اپنا جواب آپ ہی بن کر وہؐ آ گئے
تشنہ رہا نہ کوئی بھی پہلو سوال کا

پیش حضورؐ حشر میں راسخ کو لے چلو
ارماں ہے مدتوں سے اُسے عرضِ حال کا

○

Marfat.com

○

نہ ہے نصیب ہے روشن نظر بھی سینہ بھی
بسا ہے آنکھ میں مکّہ بھی اور مدینہ بھی

جو اک جھلک سے سحابِ کرم کو برسا دے
مری مژہ میں چھپا ہے وہ آبگینہ بھی

اُٹھے نہ ہاتھ معاصی کی شرم سے، ورنہ
مجھے دُعا کا سلیقہ بھی ہے قرینہ بھی

اِدھر بھی چشمِ کرم ہو کہ رحمتِ باری
گھرا ہے غم کے بھنور میں مرا سفینہ بھی

Marfat.com

خوشا طہارتِ مُرسلؐ کا یہ عروج و کمال
مہک رہا ہے گلوں کی طرح پسینہ بھی

وہی ہے بوئے اخوّت وہی نسیمِ بہار
نہیں ہے گلشنِ جنّت سے کم مدینہ بھی

حرم کی اب بھی زیارت نہ ہو سکی راسخ
کٹا ہے دید کی حسرت میں یہ مہینہ بھی

○

تکوینِ کائنات کا عنواں کہیں اُنہیں
معراجِ حسنِ محفلِ امکاں کہیں اُنہیں

نوعِ بشر ہے جن کے تعلّق سے سربلند
برحق یہی ہے عظمتِ انساں کہیں اُنہیں

کرتے ہیں فخر جن کی غلامی پہ تاجدار
سُلطاں کہیں کہ سطوتِ شاہاں کہیں اُنہیں

کمتر ہے یہ مثال بھی لیکن نہ جانے کیوں
جی چاہتا ہے مہرِ درخشاں کہیں اُنہیں

Marfat.com

بندے ہوئے ہیں جن کی بدولت خدا شناس
رمز آشنائے خلوت عرفاں کہیں اُنہیں؟

نچھتے ہیں جن کے پاؤں میں گُل مثلِ کہکشاں
تزئینِ خلد، جانِ بہاراں کہیں اُنہیں؟

راسخ جب اقتدائے محمدؐ ہے دین اصل
کیونکہ نہ روحِ حاصلِ ایماں کہیں اُنہیں؟

حرصِ دُنیا ہے کہ قاروں کا خزینہ چاہے
فقرِ درویش، محمدؐ کا مدینہ چاہے

چشمِ مشتاق ارم زارِ تمنّا ڈھونڈے
جذبِ دل رفعتِ انوار کا زینہ چاہے

اور مانگے بھی تو کیا بابِ خُدا سے ملنگے
اور کیا چاہے جسے شاہِؐ مدینہ چاہے

میں بھی اُسؐ کا مری جاں بھی امانت اُسؐ کی
خونِ دل نذر کروں گر وہؐ پسینہ چاہے

Marfat.com

غم کے اظہار کی خواہش تو بجا ہے لیکن
عرضِ احوال تکلّم کا قرینہ چاہے

دل وہی دل ہے جو بطحا کی تمنّا رکھے
آنکھ وہ آنکھ ہے جو دیدِ مدینہ چاہے

ہجرِ طیبہ میں نہیں خوں بھی جگر میں راسخ
جوشِ گریہ ہے کہ ساون کا مہینہ چاہے

Marfat.com

دِل ہے وارفتۂ سرکارِ رسولِ عربی
آنکھ ہے تشنۂ دیدار رسولِ عربی

دھوپ ہے غم کی اگر تیز تو خدشہ کیا ہے
سر پہ ہے سایۂ دیوارِ رسولِ عربی

لائق دید ہے گلہائے مدینہ کی بہار
رشکِ جنّت ہے چمن زارِ رسولِ عربی

رفعتِ انجم و مہتاب بھی ہے زیرِ قدم
اے خوشا جو دستِ راہوارِ رسولِ عربی

Marfat.com

باغِ طیبہ کی مہک میری طرف بھی آئے
اے صبا میں بھی ہوں بیمارِ رسولِ عربی

حور و غلماں کی نہیں مجھ کو تمنا ہرگز
عشق میرا ہے طلب گارِ رسولِ عربی

جانِ ناچیز بھی صدقے میں گزاروں راسخ
اب کے دیکھوں جو میں دربارِ رسولِ عربی

○

شامِ ازل کی صبحِ فروزاں تمہیں تو ہو
میرے جہاں کے مہرِ درخشاں تمہیں تو ہو

وابستہ تم سے غایتِ تکوینِ دو جہاں
معمورۂ الست کے عنواں تمہیں تو ہو

شاہوں سے بڑھ کے جس کے غلاموں کا ہے مقام
اقلیمِ زندگی کے وہ سلطاں تمہیں تو ہو

ہر پھول میں تمہارے تبسّم کا عکس ہے
باغِ ارم کی صبحِ بہاراں تمہیں تو ہو

Marfat.com

جس کی شگفتگی پہ بہاروں کو ناز ہے
خلدِ بریں کے وہ گلِ خنداں تمہیں تو ہو

خوشنودیٔ خدا بھی تمہاری رضا میں ہے
دارالعمل میں حاصلِ ایماں تمہیں تو ہو

راسخ ہے فرطِ دردِ جدائی سے مضطرب
اس غمزدہ کے درد کا درماں تمہیں تو ہو

○

Marfat.com

فضائے دہر مکدّر تھی آپؐ سے پہلے
حیات موت سے بدتر تھی آپؐ سے پہلے

بنامِ عجز و عبادت ہر اک بشر کی "انا"
ہلاکِ تیشۂ آذر تھی آپؐ سے پہلے

فصیلِ معبدِ باطل بہ شکلِ لات و ہبل
نگاہِ کفر کا محور تھی آپؐ سے پہلے

مہک رہی ہیں فضائیں جو باغِ طیبہ میں
اُنہیں پہ یورشِ صرصر تھی آپؐ سے پہلے

Marfat.com

بنی ورودِ مبارکؐ سے جنّتِ ارضی
وہی زمین جو بنجر تھی آپؐ سے پہلے

زبانِ اہلِ سخن بھی بڑی عقیدت سے
بتانِ زر کی ثنا گر تھی آپؐ سے پہلے

برہنہ سر تھیں قبائل کی عزّتیں راسخ
دریدہ حسن کی چادر تھی آپؐ سے پہلے '

صریرِ خامہ

Marfat.com

ناز و نیاز

میرے آقا نے یاد فرمایا
مجھ کو بطحا سے پھر پیام آیا

جانے ارض و سما کے مالک کو
عیب میرا ہے کون سا بھایا

یہ فروغِ نصیب کیا کہیئے
ماہ و انجم کا ہوں میں ہمسایا

حرصِ دُنیا نے راستے روکے
فقر بختِ رسا کے کام آیا

Marfat.com

دھوپ گرچہ کڑی ہے راہوں کو
ابرِ رحمت کا مجھ پہ ہے سایا

میرے بازو کا بَل رہے قائم
ساتھ میرے ہے میرا ماں جایا

وہ بھی ہستی ہے ہم سفر میری
جس کی اُلفت ہے میرا سرمایا

اَے رفیقو، مرے بہی خواہو
تم نے برسوں ہے میرا غم کھایا

یہ کرم بھی تمہارا کیا کم ہے
مجھ سے احقر کو تم نے اپنایا

میری الفت پہ تم نے ناز کیا
میں تمہاری وفا پہ اِترایا

Marfat.com

میری آنکھیں ہوئیں اگر پُرنم
دِل تمہارا بھی ساتھ بھر آیا

جرم و عصیاں سرشت ہے میری
میں ہوں حوّا کی کوکھ کا جایا

جو ہوا سو معاف کر دینا
میں تمہارا ہوں یارِ بے مایا

جا رہا ہوں مَیں جانبِ بطحا
"پھر ملیں گے اگر خُدا لایا"

○

Marfat.com

شبِ معراج

شافعِ حشر ہیں مہمانِ خُدا آج کی رات
سج گیا عرشِ بریں صلِّ علیٰ آج کی رات

حجلۂ شامِ حسیں مثلِ سحر ہے روشن
غیرتِ مہر ہے انجم کی ضیا آج کی رات

بُوئے فرحت سے معطّر ہے مشامِ ہستی
بابِ فردوس سے آئی ہے ہوا آج کی رات

کہکشاں بن کے تہہِ پائے رسولِ اکرم
بچھ گئی راہ میں تاروں کی ردا آج کی رات

Marfat.com

ذکرِ مُرغانِ گلستاں تو نئی بات نہیں
نَو بہ نَو پھول بھی ہیں نغمہ سرا آج کی رات

ذرّۂ خاک بھی تاباں ہے ثریّا کی طرح
ایک سانچے میں ڈھلے ارض و سما آج کی رات

یہ بھی اعجاز ہے معراج کی شب کا راسخ
عرش پیما ہے مری طبعِ رسا آج کی رات

○

Marfat.com

رمضان المبارک

سر بھی نگوں ہے روح بھی محوِ سجود ہے
طغیانیوں پہ رحمتِ ربِّ ودود ہے

ذرّے بھی کر رہے ہیں ستاروں سے ہمسری
نورِ مہِ صیام کا ہر سو ورود ہے

دیدِ ہلالِ نو سے زمانہ ہے شادکام
اور شیطنت کے خون پہ طاری جمود ہے

حلقہ بگوشِ دینِ محمد ہیں بامراد
ابلیسِ نابکار رہینِ قیود ہے

Marfat.com

مومن کے یہ مشاغلِ ارفع خوشا نصیب
روزہ ہے دن کو شب کو قیام و قعود ہے

تشریح ہے یہ آیۂ هُمْ یُنْفِقُوْنَ کی
عقدہ کشا بنامِ خدا دستِ جُود ہے

اہلِ ورع ہیں سایۂ انجم میں سجدہ ریز
حرصِ صلہ نہ خواہشِ نام و نمود ہے

بارِ گُناہ سر سے اُتارا ہے زُہد نے
کتنا بفضلِ ایزدی ہلکا وجود ہے

دربارِ حق میں راسخ عاصی ہے سر بہ خم
آنکھوں میں اشک لب پہ سلام و دُرود ہے

Marfat.com

حضرت شاہ فیصلؒ کی آمد پر

اللہ اللہ یہ نظارے خیر مقدم کے لیے
بچھ رہے ہیں چاند تارے خیر مقدم کے لیے

فصلِ گُل سے سُن کے اِک مہماں کے آنے کی خبر
کھِل اُٹھے ہیں پھول سارے خیر مقدم کے لیے

سبزۂ نوخیز کی صُورت پڑے ہیں راہ میں
یہ مناظر پیارے پیارے خیر مقدم کے لیے

حُسنِ قسمت ہے کہ آتے ہیں حرم کے پاسبانؒ
جھک گئے ہیں سر ہمارے خیر مقدم کے لیے

کشتیٔ ملت کی خوش بختی کا عالم دیکھئے
آئے ہیں بڑھ کر کنارے خیر مقدم کے لیے

دلِ ازل سے ہو چکا ہے نذرِ سلطانِ حجاز
جان حاضر ہے تمہارے خیر مقدم کے لیے

مشکلوں کی لاکھ دیواروں کو راسخ پھاند کر
ہم بھی آ پہنچے ہیں بارے خیر مقدم کے لیے

○

Marfat.com

حرم کے جلوے

لاریب خوشنما ہیں باغِ ارم کے جلوے
اس سے کہیں حسیں ہیں بیت الحرم کے جلوے

قدسی بھی اُس بشر کی تعظیم پہ ہیں نازاں
دیکھے ہیں جس نے شہرِ شاہِ امم کے جلوے

زمزم میں دُھل کے کیسے نکھرے ہیں مثلِ انجم
نورِ عرب کے جلوے حسنِ عجم کے جلوے

بطحا میں جن سے خیرہ چشمِ طلب ہوئی تھی
وہ حرزِ جاں بنے ہیں دو چار دم کے جلوے

Marfat.com

ارضِ منیٰ میں وہ بھی مٹی پہ لوٹتے ہیں
جن کا غبارِ پا ہیں دربارِ جم کے جلوے

لاکھوں سلام اُنؐ پر لاکھوں درود اُنؐ پر
جانِ نظر ہیں جن کے نقشِ قدم کے جلوے

دراصل یہ بھی راسخ کعبے کی ہے کرامت
ہمدوشِ کہکشاں ہیں میرے قلم کے جلوے

ذخیرہ محمد اقبال مجددی لاہور

ملنے کا پتہ :- احسان اکادمی، شیخ بلڈنگ، رائل پارک، لاہور

Marfat.com